رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

ایڈیٹر مرزا حامد علی احمدی

فاروق

قادیان

پیر جنڈہ سرپرستان۔ ساؤتھ ایسٹ ایشیا۔ عالم طلباء ۔ ۲۲ ۔ ۲۲ ۔ ۵ ۔ ۶ ۔ ۲۲ ۔ ۲۲ ۔ ۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

فاروق ط

جلد ۲۰ ☆ قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء ☆ نمبر ۴۶

احمدی مشن!

المسیح الموعود نمبر ۴

از قلم مولانا جلال الدین صاحب شمس مبلغ انگلستان

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح

ہر نبی کے آنے سے پہلے اس کی صداقت کے متعلق ایک خاص آواز آسمان سے بلند ہوتی ہے

برادران کرام! آپ کو معلوم ہے کہ آج سے پچاس سال قبل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعویٰ کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کا یہ دعویٰ فرمانا تھا۔ کہ سنت انبیاء کے مطابق آپ کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوا۔ جو پہلے انبیاءؑ کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بایں الفاظ بیان فرمایا ہے۔ یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن (سورۃ یٰس پ ۲۳) کہ ہائے افسوس بندوں پر کہ جب بھی ان کے پاس کوئی رسول آیا۔ تو انہوں نے اس کے ساتھ استہزاء یعنی ہنسی مخول کیا۔ اور اس کو لوگوں کی نظروں سے گرانا چاہا۔ اور اس میں کامیابی حاصل کرنا چاہی اور اسی کو دوسری جگہ سورہ ذاریات میں بیان فرمایا۔ کذالک ما اتی الذین من قبلھم من رسول الا قالوا ساحر او مجنون ہ اتوا صوابہ بل ھم قوم طاغون ہ کہ ہر رسول کے ساتھ لوگوں کی یہی عادت رہی ہے۔ کہ جب بھی ان کے پاس کوئی رسول آیا۔ تو لوگوں نے یہی کہا کہ یہ جادوگر۔ فریب کار۔ دھوکہ باز ہے یا مجنون ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا نسلاً بعد نسلٍ ایک دوسرے کو وصیت کرتے چلے آتے ہیں۔ کہ جب کبھی تمہارے پاس کوئی رسول آئے۔ تو تم اسے یہی خطاب دینا۔ فرمایا دراصل بات یہ ہے بل ھم قوم طاغون۔ کہ یہ سرکش قوم ہیں۔

غرضیکہ یہ سنت مستمرہ ہے۔ کہ ہر رسول کے ساتھ یہی سلوک ہوتا رہا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کی بہت سی دیگر آیات سے بھی ظاہر ہے۔ اور امر مشہودہ محسوسہ سے بھی ظاہر ہے۔ کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں گذرا جسے اس کی قوم نے بلا چون وچرا قبول کر لیا ہو۔ حضرت آدمؑ کا انکار کرنے والے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کرنے والے۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت لوطؑ۔ حضرت صالح اور حضرت شعیب علیہم السلام پر پھبتیاں اڑانے والوں کے واقعات بھی قرآن شریف میں مذکور ہیں۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے منکر یہود تو آج تک صفحہ دنیا میں موجود ہیں اور بالآخر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سید المرسلین خاتم النبیین (جن کا ثانی نہ کوئی دنیا میں پیدا ہوا اور نہ ہوگا) کی تکذیب کرنے والے اور آپ کی رسالت کے منکر بھی ساری دنیا میں موجود ہیں۔ خود ہمارے ہندوستان میں جہاں آپ کے مصدق ۶ کروڑ ہیں۔ وہاں ۲۹ کروڑ مکذب اور منکر بھی ہیں۔

پس جب یہ سنت انبیاء ہے۔ تو ضرور تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی جب کہ آپ منہاج نبوت پر مبعوث ہوئے تھے یہی سلوک ہوتا۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ خدا کا نبی ہو۔ اور پھر اس کے ساتھ استہزاء نہ ہو۔ اور اس کی تکذیب نہ کی جائے۔ اس کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں۔ آپ کی آنکھوں کے سامنے سب کچھ ہو رہا ہے۔ آپ کی بعینہٖ ایسی تکذیب کیجاتی ہے۔ جیسے پہلے انبیاء کی تکذیب کی گئی۔ اسی طرح استہزاء سے کام لیا جاتا ہے۔ اور وہی پہلے منکرین اور مکذبین کے قصے جو قرآن شریف میں درج ہیں۔ آج ہماری آنکھوں کے سامنے واقعہ ہوتے نظر آرہے ہیں۔ وہی سب وشتم۔ وہی افتراء۔ وہی گندی اور ناپاک فطرتوں کے مظاہرے وہی ایذا رسانی کے منظر آج ہمارے سامنے ہیں محققین کے راستے میں وہی روڑے اٹکائے جا رہے ہیں۔ آپ کے متبعین کو وہی تکالیف دی جا رہی ہیں۔ اور اندھا دھند کفار کی تقلید کی جا رہی ہے اور کوشش ہو رہی ہے کہ اس نور کو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے روشن کیا۔ بجھا دیا جائے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس آواز کو جو خدا کے حکم کے موافق سچائی کے طالبوں اور صراط مستقیم کے دلدادگان کو ایک جگہ جمع کرنے اور خدائے واحد کی طرف لے جانے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لوگوں کو اکٹھا کرنے کے لئے دی گئی بند کرنے کی کوشش جاری ہے۔ اور یہ ارادے کئے جا رہے ہیں۔ کہ ہر ممکن طریق سے اس کو صفحہ ہستی سے نابود کر دیا جائے ؛

لیکن یہ بات ہماری سمجھ سے بالا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو قرآن شریف کے متبعین شمار کرتے ہیں۔ اور اس کا ہر لفظ کلام الٰہی یقین کرتے ہیں۔ کیا وہ اس میں یہ لکھا نہیں پاتے۔ وقد خاب من افتریٰ (طٰہٰ پ ۱۶) کہ جو شخص مفتری ہوتا ہے۔ وہ ناکام رہتا ہے۔ اور کیا وہ یہ نہیں پڑھتے ان یك صادقاً یصبكم بعض الذی یعدكم وان یك كاذباً فعلیه كذبه (مومن پ ۲۴)

کہ اگر یہ مدعی سچا ہوا۔ تو تم میں سے بعض یقیناً اس کی پیشگوئیوں کا نشانہ بنیں گے۔ اور اگر یہ جھوٹا ہوا۔ تو یقیناً اس کا جھوٹ اس کو ہلاک کر دیگا۔ اور کیا وہ قرآن شریف میں یہ لکھا نہیں پاتے ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین فما منكم من احد عنه حاجزین۔ (سورۃ الحاقۃ پ ۲۹)

کہ اگر یہ مدعی لوگوں کو خدا کا نام لے کر وحی سناتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا نے میری ساتھ یہ کلام کیا ہے۔ حالانکہ خدا نے اس کے ساتھ کوئی کلام نہ کیا ہو تو ہم اس کی رگ گردن کاٹ ڈالینگے یعنی قتل کر دینگے۔ اور ایسے مفتری کو ہم میں کوئی شخص ہمارے ہاتھ سے بچا نہیں سکتا۔ کیا ان کا ان آیات قرآن شریف پر ایمان ہے؟ کیا وہ یہ نہیں جانتے کہ خدا خود مفتری کو تباہ کر دیتا ہے۔ جیسا کہ تمام الہامی کتابیں اس بارہ میں متفق ہیں۔ جیسے توریت بھی کہتی ہے۔ کہ "خداوند یوں کہتا ہے کہ ان نبیوں کی بابت جو میرا نام لیکر نبوت کرتے ہیں۔ جنہیں میں نے نہیں بھیجا..... یہ نبی تلوار اور کال سے ہلاک کئے جائیں گے"۔ (یرمیاہ ۱۴/۵) "اور وہ (جھوٹا) نبی یا خواب دیکھنے والا قتل کیا جائے گا"۔ (استثناء ۱۳/۵) پس کیا یہ لوگ اس سلسلہ کو مٹانے کے لئے اٹھے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ غافل ہے۔ اور اب اس کی سلطنت نہیں رہی۔ اور وہ خود یہ کام نہیں کرتا۔ جس کے کرنے کا اس نے وعدہ کیا ہے۔ اور وہ ایسے مفتری کو سزا نہیں دیتا۔ اس لئے ہمیں خود اس کا کام تمام کرنا چاہیئے۔ حاشا وکلا! ہرگز نہیں!!

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اور وہ ذرا بھی غافل نہیں۔ بلکہ وہ خود مفتریوں کو سزا دیتا چلا آیا ہے۔ اور ان کو قتل کرواتا چلا آیا ہے۔ جیسے مسیلمہ کذاب۔ اسود عنسی اور دیگر کذاب اس کے ہاتھ سے بچ نہیں سکے۔ اور دست بدست پکڑے گئے۔ بعینہٖ اسی طرح اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی مفتری ہوتے۔ تو کبھی اللہ تعالیٰ آپ کو نہ چھوڑتا اور آپ کو آپ کے ہر مقصد میں کامیاب نہ ہونے دیتا۔ جبکہ تمام لوگ خواہ وہ مسلمان ہوں یا عیسائی۔ ہندو ہوں۔ یا آریہ یا دیگر مذاہب کے لوگ بھی آپ کے دشمن تھے۔ پس آپ کو اللہ تعالیٰ کا کامیاب کر دینا اس امر کے لئے کافی گواہ ہے کہ آپؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہی مبعوث فرمایا تھا۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ آپ کامیاب ہو جاتے اور اس قدر ترقی کرتے کہ نہ صرف ہندوستان میں ہی بلکہ دنیا کے ہر گوشہ میں آپ کی جماعت پھیل جاتی اور آپ کا یہ الہام پورا ہو جاتا۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"۔

پس ان لوگوں کا شور مچانا اور آپ کی مخالفت میں مال خرچ کرنا محض بے سود اور بے فائدہ ہے کیونکہ صادق کبھی لوگوں کے ہاتھ سے تباہ نہیں ہوا۔ اور کاذب کبھی خدا کے ہاتھ سے بچ نہیں سکا۔ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور دیکھتے چلے جائیں گے۔ کہ ان کی تمام کوششیں قرآن شریف کی اس آیت کے مطابق ہیں۔ ان الذین كفروا ینفقون اموالهم لیصدوا عن سبیل الله فسینفقونها ثم تكون علیهم حسرة ثم یغلبون (انفال پ ۹ ع ۴) یعنے یہ منکرین جو لوگوں کو الٰہی سلسلہ سے روکنے کے لئے اپنے اموال خرچ کر رہے ہیں۔ اب تو یہ خرچ کر رہے ہیں۔ مگر ایک دن آتا ہے کہ یہ مغلوب ہو جائیں گے۔ اور کہیں گے ہائے افسوس! ہم نے کیوں اپنے اموال ضائع کئے۔ پس ان کے لئے لازم ہے کہ وہ ان تمام مخالفتوں کو چھوڑ دیں۔ اور اپنی آنکھیں کھولیں۔ اور غور سے دیکھیں کہ وہ شخص جس کی وہ آج تکذیب کر رہے ہیں۔ اور جسے اپنا دشمن قرار دے رہے ہیں۔ صادق اور ان کا حقیقی خیر خواہ اور رہبر اور خدا کا مسیح موعودؑ ہے ؛

مزید مہلت

قبل ازیں چار دفعہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ جن خریداران کے ذمہ فاروق کا بقایا ہے۔ اور جن مہربانوں نے وی پی واپس کر دیئے ہیں۔ نیز جن کا چندہ دسمبر ۳۵ء اور جنوری ۳۶ء میں ختم ہو چکا ہے وہ اپنا اپنا بقایا اور سال رواں کا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بوساطت ناظر صاحب بیت المال ارسال کر دیں ورنہ ان کے نام وی پی ارسال ہونگے بعض اصحاب نے اس پر توجہ کی مگر اکثر نے خیال بھی نہیں کیا۔ اب مجلس مشاورت پر اپنا اپنا بقایا اور چندہ عطاء فرماویں۔ یہ پانچویں بار مہلت دی گئی ہے ؛ (مینجر فاروق)

ے مرے غم کی گھٹا کی کوئی حد بھی ؛ اس آہِ نارسا کی کوئی حد بھی!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثنائی مشن

تردید انقطاع نبوت

اہلحدیث ۲۸ فروری ۳۶ء میں امکان نبوت فی خیر امت کی تردید میں "بارقۃ السیف" کے نام سے کسی "مولانا سیف بنارسی" کا مضمون ایک سائل کے جواب میں شائع ہوا ہے۔ سائل نے یہ سوال کیا ہے۔ کہ

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کا آنا سورۂ نساء کی اس آیت سے ممکن معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین (پ۵) اطاعت خدا اور رسول سے اگر مطیع صدیق و شہید اور صالح بن سکتا ہے تو نبی بھی بن سکتا ہے۔" (اہلحدیث ص۶)

ناظرین کرام! ظاہر ہے کہ یہ سوال کیا وزنی ہے۔ کہ جب مطیع کو آخری تین مقامات حاصل ہو سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ نبوت کا اعلیٰ مقام اور انعام جو اسی آیت میں مقدم مذکور ہے۔ اور جس کا وعدہ کیا گیا ہے وہ حاصل نہ ہو سکے۔ اس کا جواب جو دیا گیا ہے۔ وہ ایسا لچر اور فضول ہے کہ کوئی عقلمند اس کو سننا بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اس سوال کی دو شقیں ہیں۔ (۱) نبوت (۲) صدیقیت۔ شہیدیت اور صالحیت۔ نبوت تو حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ نے باب نبوت کو آیت خاتم النبیین (احزاب) میں مسدود فرمایا ہے۔ اس لئے مطیع نبی نہیں بن سکتا۔ اور بات صدیقیت و شہادت اور صالحیت کو کھلا رکھا ہے ارشاد ہے۔ والذین امنوا باللہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون والشہداء (پ۲۷) والذین امنوا وعملوا الصلحت لندخلنھم فی الصالحین (پ۲۰) یعنی خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے اور عمل صالح کرنے والوں کو صدیق۔ شہید اور صالحوں کا رتبہ ملیگا اس لئے مطیع صدیق و شہید اور صالح بن سکتا ہے۔"

ناظرین کرام! یہ ہے وہ جواب جو "بارقۃ السیف" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ ہماری حیرانی کی کوئی انتہاء نہیں رہتی۔ جب ہم علماء زمانہ کے اس قول کو دیکھتے ہیں۔ کہ قرآن مجید میں بھی بعض ایسی آیات ہیں۔ جو منسوخ ہو چکی ہیں۔ بلفظ دیگر انکا قیامت تک کوئی فائدہ نہیں۔ اور وہ یونہی بلا لحاظ مطلب و معانی قرآن شریف میں درج ہیں۔ یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ کہ کیوں اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو نازل فرمایا۔ جن کا بنی نوع انسان سے کوئی مطلب اور واسطہ ہی نہیں۔ ہم اہلحدیث سے یہ دریافت کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے مجبور کیا تھا۔ کہ وہ پہلے ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ اگر تم میری اور حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو گے۔ تو نبوت کا مقام حاصل کر سکتے ہو۔ اور بشرط ضرورت نبی بنائے جا سکتے ہو۔ لیکن بعد میں اسے یاد آگیا۔ کہ نہیں تم نبی تو نہیں بن سکتے۔ مگر باقی مقامات تم کو حاصل ہو سکتے ہیں آخر کیا وجہ ہے۔ کہ پہلے ایک انعام کا وعدہ کر کے پھر اللہ تعالیٰ نے اسے دینے سے انکار کر دیا؟

اگر یہ جواب دیا جائے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنے نبیوں کو بند کرنے والے ہیں۔ لہذا تم نبی نہیں بنائے جا سکتے۔ تو یہ بتایا جائے کہ کیا جس وقت اللہ تعالیٰ نے مدینہ میں ہی سورۃ نساء نازل کی۔ اور اس میں آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین الآیۃ نازل کی۔ تو کیا اس وقت اللہ تعالیٰ کو علم نہ تھا۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیین ہیں۔ اب نبی تو قیامت تک میں کوئی بنا نہیں سکتا۔ لہذا میں یہ کیوں کہہ رہا ہوں کہ نبی بھی بنائے جاؤ گے۔ پس دو باتوں سے ایک بات ضرور ہے۔ یا تو اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ بھول گیا۔ کہ ایک جگہ خطاب کر دیا۔ کہ نبی بنائے جاؤ گے۔ پھر جب یاد آیا۔ تو کہدیا۔ کہ نہیں نبی نہیں بن سکتے۔ یا یہ کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہرگز کبھی متضاد باتیں نہیں کہہ سکتا۔ اور نہ ہی اس کو سہو و نسیان کا عارضہ ہے کہ اس سے یہ غلطی سرزد ہو۔

ہاں ممکن ہے۔ کہ اس الزام سے تنگ آکر "سیف بنارسی" یا ان کے مداح ایڈیٹر اہلحدیث یا ان کا کوئی ہم نوا یہ کہہ بیٹھے۔ کہ سورۂ نساء پہلے نازل ہوئی ہو گی۔ اور احزاب بعد میں۔ پس جس طرح ہر شخص کو حق ہے۔ کہ وہ اپنی کلام میں تغیر و تبدل کرے (جیسے مولوی ثناء اللہ صاحب نے خود اس بات سے کام لے کر اپنی تفسیر ثنائی کے بعض مقامات پر تحریف کی ہے) ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں جو بعد میں نازل ہوئی۔ آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین کا خطاب دے کر اپنی پہلی بات کو بدل دیا ہو تو کیا حرج ہے۔ تو اس کے لئے ہماری طرف سے یہ مطالبہ ہے۔ جو درست اور صحیح مطالبہ ہے۔ کہ کیا اللہ تعالیٰ کو ابتداء سے یہ علم نہ تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

نہیں سنتے ہو کیوں میری صدا کو ؛ ذرا اب چھوڑ دو پہلی ادا کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتم النبیین ہیں۔ اگر اس کو یہ علم تھا۔ تو پھر کیوں اللہ تعالیٰ نے نعوذ باللہ غلط بیانی کی ہے اور اگر کہو۔ کہ بعد میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین بنایا۔ تو یہ بھی غلط ہے۔ اور اہلحدیث کو حدیث جھوٹا قرار دے رہی ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام کا ہی یہہ ارشاد متعدد کتب احادیث میں موجود ہے۔ کنت خاتم النبیین والادم لمنجدل بین الماء والطین کہ میں اس وقت سے خاتم النبیین ہوں۔ جبکہ ابھی آدم کا خمیر ہو رہا تھا۔ (حوالہ جات رسالہ "محمد مدنی اور احمد قدنی" مؤلفہ حبیب اللہ سابق کلرک انہار میں دیکھو)

تو اس صورت میں یہ نہ صرف جھوٹ ہی ہوگا۔ بلکہ آنحضرت صلعم کی (اعاذنا اللہ) تکذیب بھی ہوگی۔

پس بتاؤ۔ کہ اس صورت میں تمہارے پاس کیا جواب ہے؟ کیا تم خود ہی دنیا کی نظر میں ایسی کمزور اور بے دلیل باتیں لکھ کر ذلیل اور رسوا نہیں ہوتے۔ اور علم کو بدنام کنندہ نہیں بنتے۔ خدارا یہ تو سوچو۔ کہ صرف اور صرف مخالفت احمدیت کی خاطر ہی تم یہ باتیں لکھ کر کیا قرآن پر اور اس کے نازل کنندہ پر حرف نہیں لاتے۔ کیا انہی باتوں پر نازاں و فرحاں ہو۔ کہ تم تکفیر اور توہین اور سب و شتم میں فائق ہو؟

ناظرین کرام! ہم ان تمام مذکورہ بالا دلائل سے بھی قطع نظر کرتے ہوئے ایک آسان طریق فیصلہ بیان کرتے ہیں۔ جس کے بعد ہم یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ نبوت کا مقام اب حاصل نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی شخص ہمیں اس بات کا ثبوت پیش کر دے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی ارشاد فرمایا ہو۔ کہ

"من یطع اللہ والرسول" میں جو نبی بنائے جانے کا ارشاد ہے۔ وہ آیت خاتم النبیین سے منسوخ ہے ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا
اور اس کے لئے ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کو انہی کے الفاظ میں مخاطب کرتے ہیں ؎

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

معزز ناظرین! اگر مضمون نگار اور ایڈیٹر اہلحدیث اس طریق پر تصفیہ کرنا چاہیں۔ تو ہم ہر طرح سے ان کی جائز مدد کرنے کے لئے حاضر ہیں لیکن ؎

یہ لقمہ وہ نہیں جسے ملاں نگل سکے

باقی رہا آیت والذین امنوا باللہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون سے استشہاد سو یہ تو پہلے زمانہ کے متعلق ہے۔ کہ پہلے جو انبیاء گزرے ہیں۔ ان کی اطاعت صرف صدیقیت تک پہنچاتی تھی۔ اور یہاں سورۂ نساء میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا ذکر ہے۔ پس پہلے انبیاء کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے موقعہ پر لانا تو کسی طرح بھی صحیح اور درست نہیں۔

اسی مضمون میں ایک اعتراض یہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ کہ ترمذی میں آتا ہے کہ التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء (مشکوٰۃ ص ۲۳۵) اس لحاظ سے تو ہر تاجر نبی ہو جائے گا۔ یہ استدلال بھی بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اول تو ہمارے نزدیک ہر جگہ مع کے معنے یہ نہیں۔ دوم یہ کہ جب خود صاحب مشکوٰۃ اس کے ساتھ ہی لکھتا ہے۔ کہ امام ترمذی لکھتا ہے۔ کہ یہ حدیث **غریب** ہے۔ تو پھر اسے بطور دلیل پیش کرنا کہاں تک صحیح ہے اور لطف یہ کہ اس حدیث کے معنے قیامت میں معیت کے خود دوسری احادیث اور تفاسیر کی بناء پر کئے ہیں تو پھر اس پر اعتراض کیا۔ لیکن آیت من یطع اللہ والرسول میں تو قیامت کا ذکر تک نہیں۔ اس کے علاوہ بھی جو احادیث مضمون میں نقل کی گئی ہیں۔ ان سب میں جنت اور قیامت کے الفاظ موجود ہیں۔ پس وہ بھی بحث مذکورہ بالا سے خارج ہیں

دوسرا پہلو اہلحدیث میں یہ اٹھایا گیا ہے کہ مع بمعنے من نہیں آتا۔ حالانکہ یہ بھی غلط ہے۔ جب قرآن مجید خود ایک جگہ مع الساجدین فرماتا ہے۔ اور دوسری جگہ من الساجدین ایک خاص واقعہ میں فرماتا ہے۔ تو پھر کسی کی یہہ کہنے کی کیا مجال کہ من کے معنے میں مع نہیں آتا۔ اگر فی الواقعہ اہلحدیث کے نزدیک مع کے معنی صرف ساتھ کے ہی ہیں۔ اور درجہ میں اشتراک کے نہیں۔ تو وہ یہ بتائے۔ کہ آیت توفنا مع الابرار کے کیا معنی ہیں۔ یعنے یہ کہ جب کوئی نیک مرے تو سب نیک اس کے ساتھ ہی مر جائیں۔ اور اولئک مع المومنین کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ مومنوں کے ساتھ ہوں گے۔ مگر مومن نہ ہوں گے۔ پس اہلحدیث کا یہ اعتراض بھی بالکل غلط اور خلاف قرآن ہے۔

پس ہم مذکورہ بالا چند سطور میں یہ ثابت کر آئے ہیں۔ کہ آیت من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین الآیۃ کے وہی معنی صحیح ہیں۔ جو ہم کرتے ہیں۔ دوسرے کوئی اور معنے کسی لحاظ سے بھی صحیح نہیں۔ اور ان پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ وہ بھی سطحی اور غلط ہیں۔ اور نبوت کا ملنا اس آیت سے اظہر من الشمس ہے۔ جس سے ہماری صداقت عیاں ہے۔ لیکن جیسا کہ اہلحدیث کا بنیادی استدلال یہ ہے کہ من النبیین منسوخ ہے۔

؎ یہ خاموشی ہے حضرت کس بلا کی ٭ کوئی حد بھی ہے آخر اس جفا کی!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتم النبیین اس کی ناسخ ہے۔ ہم دوبارہ اہلحدیث سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس بات کا ثبوت دے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہو کہ آیت کا یہ حصہ منسوخ ہے۔ تو ہم ماننے کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔ لیکن اگر اس کا جواب نفی میں یا خاموشی میں دیا گیا۔ تو پھر واضح ہو جائیگا۔ کہ یہ کہنا محض لوگوں کو حق سے روکنے کے لئے اور یہود یانہ تحریف ہے وبس اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کیونکہ یہ علماء بھی مثیل علماء یہود ہیں۔

رندامرتسری نے مارے خوف کے اب تک پورا نہیں کیا۔ محض دفع الوقتی کا حیلہ تھا۔ اس وعدہ کے بعد تین چار پرچے اہلحدیث کے شائع ہو چکے ہیں ان میں سے کسی میں بھی جوابات ثنائی کا نشان نہیں دیکھیں گے ان سوالات کے جوابات درج اخبار اہلحدیث ہوتے ہیں۔ بہر حال ہم بھی منتظر ہیں۔ مولوی صاحب دیر کیا ہے۔ میدان میں نکلو۔ اور ان بکثرت آیات احادیث نبویہ کی بیسیوں بینات" کو منصہ ظہور میں لاؤ۔ اور دیکھو کہ اگر میں تمہاری دھجیاں فضاء آسمانی میں نہ بکھیر دوں تو آپ بھی کیا یاد کرینگے۔ واللہ المستعان و علیہ التکلان ؛

(خاکسار حضرت مسیح موعودؑ کا ادنے غلام
چوہدری محمد شریف (مولوی فاضل))

حیات مسیح

اور مولوی ثناء اللہ امرتسری

ہمت ہے تو میدان میں نکلو

کسی صاحب نے کسی امرتسری سے ۳۵ سوالات متعلق حیات مسیح دریافت کئے۔ وہ صاحب ملاں امرتسری کے پاس ان کو لیکر پہنچے۔ اس پر ملاں امرتسری بہت سٹ پٹائے۔ اور گھبرا کر یوں کفن پھاڑ کر بولے۔

"حیات مسیح کا مسئلہ کوئی ایسا ویسا نہیں کہ ہم اس کے اثبات سے عاجز و قاصر ہوں۔ قرآن پاک کی بکثرت آیات۔ احادیث نبویہ کی بیسیوں بینات اس پر شاہد عادل ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (حیات مسیح کے مسئلہ کو چھیڑنا سوائے بے ایمانی اور شرارت کے اور کوئی معنی نہیں رکھتا (ملخص)) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مگر ہم بفضلہ تعالیٰ ہر وقت اور ہر رنگ میں مرزائیت کی دھجیاں فضاء حق میں بکھیرنے کو آمادہ ہیں۔ لہذا ان سوالات کے جوابات آئندہ درج اخبار ہونگے" (اہل حدیث صد ۶ ۲۸ فروری ۳۶ء)

"آئندہ درج اخبار ہونگے" کا وعدہ تو

دیانند مشن

آریہ ویر کے سناتن دھرم نمبر پر ایک نظر!

(۱)

آریہ ودوانوں سے چند سوالات

"ہے منشو! تم اسے نہیں جانتے جس نے ان سب لوگوں کو بنایا ہے۔ تم اس کو بھول کر کچھ اور ہی ہو گئے ہو۔ تم اس پر بھو سے بہت دور جا پڑے ہو۔ اگیان (جہالت) کے کھڈ سے دبے ہوئے چھل کپٹ اور متھیا بکواس کرنے والے صرف پرانوں (یعنی اپنی جانوں کو) تر پت کرنے میں ہی لگے ہو۔ یا آڈمبر سے ڈھونگ سے بھری ہوئی باتیں کرتے رہتے ہو" (پوتر رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۲ منتر ۷ آریہ ویر کا سناتن دھرم نمبر صد ۳)

مہاشہ جی اس جگہ ویدک پرمیشور یہ صاف صاف بتلا رہا ہے۔ کہ انسان خدائے واحد کو بھول چکے ہیں۔ اور پر بھو کو بھول کر کچھ سے کچھ بنا دیا ہے۔ اور انسان پرمیشور سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مہربانی فرما کر کوئی آریہ سماجی علم دوست یہ بتائے۔ کہ اب انسان کس طرح یہ معلوم کرے۔ کہ پرمیشور کس طرح جانا جا سکتا ہے۔

(الف) اگر آپ یہ بتائیں۔ کہ فلاں انسان یہ کہتا ہے۔ یا وہ یہ کہتا ہے۔ تو وہ قابل حجت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ویدک پرمیشور اسی منتر میں یہ بیان کر چکا ہے۔ کہ انسان جہالت کے باعث مکر و فریب اور جھوٹی بکواس یا آڈمبر اور ڈھونگ سے بھری ہوئی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ پس یہ صاف ثابت ہو گیا۔ کہ انسان صرف اور صرف اپنی عقل سے خداوند تعالیٰ کو نہیں پا سکتا۔ اور اسی مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یوں

اپیلوں پر اپیلیں سن کے ہر بار ؛ نہیں ابتک ہوئے ہیں آپ ہشیار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیان فرمایا ہے۔ اور بہت خوب فرمایا ہے ؎

"عقل کو دیں پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز!
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو"

اس لئے میں آریہ سماجی دوستوں سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ یہ بتائیں۔ کہ ایک انسان جو خدا کو جاننا چاہتا ہے وہ بجز خداوند تعالیٰ کے الہام کے اور کس طرح جان سکتا ہے۔

(ب) اگر آپ یہ فرماویں۔ کہ وید مقدس سے ایک انسان خداوند تعالےٰ کو پا سکتا ہے۔ تو یہ واقعات کے خلاف ہے۔ کیونکہ آج تک کوئی ایک بھی ایسا انسان پیدا نہیں ہوا۔ کہ جس نے یہ دعویٰ کیا ہو کہ میں نے ویدک تعلیم پر عمل کر کے خداوند تعالےٰ کو جان لیا ہے۔ یا خداوند تعالےٰ کو پا لیا ہے۔ اور اس کی یہ نشانی ہے۔ کہ خداوند تعالےٰ کا یہ تازہ بتازہ کلام مجھ پر نازل ہوا ہے۔ دیکھو (ج) وید مقدس خود یہ صاف صاف کہہ رہا ہے۔ "ایشور کا گیان وید ایسا ہے کہ نہ تو اس کو کوئی مکمل جان سکتا ہے۔ اور نہ کوئی بالکل محروم رہ سکتا ہے" (مقدس اتھر وید کانڈ ۱۰ سوکت ۲ منتر ۲ آریہ ویر کا سناتن دھرم نمبر صفحہ ۲۴) اس وید منتر میں ویدک ایشور نے یہ صاف بیان کر دیا ہے۔ کہ وید کو کوئی انسان بھی جس طرح جاننے کا حق ہے نہیں جان سکتا۔ ہاں ادھورا علم حاصل کر سکتا ہے۔ اب آپ بخوبی یہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ویدک دھرم کے انوسار چل کر انسان خداوند تعالےٰ کو نہیں جان سکتا۔ پھر آپ لوگ خود ہی یہ بتائیں۔ کہ ویدوں پہ عمر برباد کر کے کیا لینا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے آریہ لوگ ویدوں کو تیاگ کر اسلام کی شرن میں آجاویں۔ کیونکہ حضرت یوگیراج کرشن ثانی جناب مسیح قادیانی میرزا غلام احمدؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان کر دیا ہے کہ ؎

"ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا"

یعنے اسلام پر عمل کر کے میں نے خداوند تعالےٰ کو پا لیا ہے۔ خداوند تعالیٰ کا الہام مجھ پر نازل ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

پنڈت بدھ دیو جی ودیا لنکار لکھتے ہیں کہ "اس طرح ایک اور نظارہ میری آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔ میرے لاکھوں اچھوت بھائی ہیں۔ جو پانی کو ترستے ہیں۔ پچھاڑ شالہ میں بیٹھ کر ودیا پڑھنے کو ترستے ہیں۔ اس بات کے لئے ترستے ہیں۔ کہ کوئی ان کے ساتھ انسانوں کا سا برتاؤ کرے۔ جب یہ معمولی سے مطالبات بھی پورے نہیں ہوتے تو جھنجھلا کر مسلمان بننے جاتے ہیں۔ ان حالات میں جنم بھومی ذات پات کا کھنڈن نہ کروں تو کیا کروں" (آریہ ویر لاہور کا سناتن دھرم نمبر صفحہ)

اس مضمون کو پڑھ کر یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ پنڈت جی اسلام کی ترقی کو روکنے کے لئے اپنے سدھانت کو بھی تلانجلی دے رہے ہیں۔ سچ ہے کہ پڑوسی کا مکان گر جائے چاہے خود ہی دیوار کے نیچے دب کر مر جائیں۔ اسلام کی ترقی کو روک سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ یہ تو زمانہ ثابت کر دے گا۔ لیکن آریوں نے اپنے سدھانتوں کو تلانجلی دے کر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ وید دھرم ایک کچا دھاگا ہے۔ جو آج بھی نہیں اور کل بھی نہیں۔

شریمان ماسٹر لکھشمن جی نیوگ کی فلاسفی کے دلدادہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "آریہ جاتی کی تمام مصیبتوں اور پھوٹ وغیرہ کا سب سے بڑا سبب بالخصوص الہام وید پر وشواش اور اس کے علم و عمل کی کمی ہے۔ ورنہ پرانوں کی قابل اعتراض تعلیم کا کون شیدائی ہوتا" (صفحہ)

ماسٹر صاحب نے یہ بالکل درست فرمایا ہے کہ ہندوؤں کی تمام مصیبتوں کا یوں صرف وید ہے۔ جب آپ لکھ کر یہ دنیا کو بتا رہے ہیں۔ کہ وید ہی ہندوؤں کی تمام مصیبتوں کی جڑ ہے۔ تو کیوں اس کو تیاگ کر ہندوؤں کے لئے باعث رحمت نہیں بنتے۔ آپ جتنی جلدی ویدوں کو تلانجلی دو گے اتنی جلدی ہی ہندوؤں کی تمام مصیبتوں کا علاج ہو جاوے گا۔ نہ رہے گا بانس اور نہ بجیگی بانسری ؛

ویانندی تہذیب کے گلشن کے چند پھول

"شولنگوں کے پجاری مندروں کے بھکاری پورن وبھچاری (پورے زانی) دیش اور جاتی کو داغ لگانے والے نالائق بے ہودہ نگوڑی اناڈی پتھروں کے کھلاڑی۔ دنیا کو اندھکار کا مارگ دکھانے والے" صفحہ ۳۱ و ۳۲ آریہ ویر کا سناتن دھرم نمبر)

یہ ان ہندوؤں کے بزرگوں اور پنڈتوں کی شان میں کہا جا رہا ہے۔ جن کے ٹکڑوں پر آریہ پل رہے ہیں۔ اور جن سے چندے بٹور بٹور کر بڑی بڑی عمارات بنوا لی ہیں۔ اور ہندوؤں نے ہر موقعہ پر دل کھول کر آریوں کی جھولیوں میں اپنے ٹکڑے ڈالے۔ اور آریوں نے روپے لے کر ہندوؤں کو ہی تباہ و برباد کرنا شروع کر دیا۔ ہندوؤں کے بزرگوں کو طرح طرح کے خطابات سے نوازا۔ ان پر ہر قسم کے عیب لگائے۔ سچ ہے ؎

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن!

(خاکسار۔ فتح محمد احمدی شرما انہ کراچی) (باقی پھر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

"اظہار الحق" پر اعتراض کا جواب!

(۱)

ایک صاحب نے جو کبھی احمدی تھے اور آج کل پیغامی ہیں۔ میری کتاب "اظہار الحق" پر جس کا سابق نام "بیان المجاہد" تھا۔ اخبار پیغام صلح میں کچھ ریویو کیا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ انہوں نے کہاں تک اس سے فائدہ اٹھایا یا اٹھائیں گے۔ کیونکہ پیغامیوں کی طبیعت ثانیہ ہو جاتی ہے۔ کہ انہیں خوبی بہت کم نظر آتی ہے۔

اپنے مطلب کے مطابق کسی کے مفہوم کو ڈھالنے کی بہت مہارت ہو جاتی ہے۔ جس کا تازہ ثبوت اس پیغامی صاحب کے تازہ مضمون سے ملتا ہے جس میں انہوں نے کئی قسم کے مغالطے اور دھوکے دیئے ہیں۔ مثلاً

پہلا مغالطہ } پیغامی صاحب مشورہ دیتے ہیں "کہ ہر احمدی کو جسے مولویوں کے ساتھ مباحثات کا اتفاق ہوتا رہتا ہے اس کتاب کا مطالعہ بہت ہی مفید ہے۔ اگرچہ اس میں نبوت کے اجراء کے ثبوت میں اُن آیات سے استدلال کیا گیا ہے۔ جن سے ایک قابل آدمی کو ایسا استدلال نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اُن احادیث سے سہارا لیا گیا ہے۔ جو احادیث صحیحہ کے مقابل کچھ وقعت نہیں رکھتیں۔"

میں حیران ہوں۔ کہ جن احادیث صحیحہ کو یہ پیغامی صاحب ایسا صحیح اور صریح الدلالۃ قرار دیتے ہیں۔ کہ جن کے مقابل پر ہماری پیش کردہ احادیث کچھ وقعت نہیں رکھتی۔ جبکہ اسی کتاب میں ان "احادیث صحیحہ" کے معقول و مدلل مطالب و معانی بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اور بتایا گیا ہے کہ نہ صرف اُن احادیث کی ہی دوسری روایات سے اُن معانی کی تائید و تصدیق ہوتی ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی بیّنۃ الدلالت آیات سے بھی۔ اور پیغامی صاحب موصوف کو ان "احادیث صحیحہ" کے اُن مطالب کو بار بار پڑھنے کے باوجود پھر اُن کو غلط یا کمزور ثابت کرنے اور انہی "احادیث صحیحہ" کی مزید نئی تائید و توضیح کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور نہ ان آیات کا ہی کوئی اور مطلب بیان کرنے کی انہوں نے تکلیف فرمائی ہے۔ جن آیات سے بقول ان کے "ایک قابل آدمی کو استدلال نہیں کرنا چاہیئے تھا" تاکہ ایک محقق انسان کو معلوم ہو جاتا۔ کہ پیغامی صاحب اپنے دعویٰ میں غلط گو ہیں یا صاف گو۔

پس اس وقت تک کہ پیغامی صاحب ہمارے بیان کردہ معانی و مطالب کو معقول و مدلل طور پر غلط قرار نہیں دیتے۔ ان کا صرف اتنا ہی کہہ دینا کہ "ایسی آیات سے استدلال کیا گیا ہے جن سے ایک قابل آدمی کو ایسا استدلال نہیں کرنا چاہیئے۔ اور ان احادیث سے سہارا لیا گیا ہے جو احادیث صحیحہ کے مقابل پر کچھ وقعت نہیں رکھتیں" محض ایک فضول اور لغو بات ہے۔ اور نہ صرف مغالطہ بلکہ "انگور کھٹے ہیں" کی مثال کو اپنے اوپر چسپاں کرنے کے مترادف ہے

دوسرا مغالطہ } پیغامی صاحب لکھتے ہیں "کہ جس کی نبوت کے لئے یہ ہاتھ پاؤں مارے گئے ہیں۔ وہ ایسی نبوت اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جو حقیقت میں نبوت نہیں ہے۔ اور اس کا منکر کافر نہیں ہے۔ بلکہ مجازی نبوت جو ان معنوں میں نبوت ہی نہیں۔ جو صحف اولیٰ میں نبوت سے مراد ہے۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ما نعنی من النبوۃ ما یعنی فی الصحف الاولیٰ"

اس عبارت میں مولوی صاحب نے بہت بڑی جسارت سے کام لیا ہے۔ جو دوسرے الفاظ میں محض جھوٹ اور دھوکے کے مترادف ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب میں بھی یہ عبارت (نہ اصل الفاظ میں نہ مفہوم کے لحاظ سے) موجود نہیں کہ آپ نے فرمایا ہو۔

میری "نبوت حقیقت میں نبوت نہیں ہے"

ہاں یہ وہ غلط مفہوم ہے جو عداوت محمود کے صلے میں صرف پیغامی دماغوں کا ہی حصہ ہے خدا تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے ہر احمدی کو اس غلط مفہوم سے بچا دے آمین۔

پیغامی صاحب نے اس جھوٹ کے علاوہ جو انہوں نے اپنی اس مذکورہ عبارت میں بیان کیا ہے۔ ایک بڑا مغالطہ بھی دیا ہے۔ کہ پہلے تو یہ کہہ دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت "وہ مجازی نبوت ہے جو ان معنوں میں نبوت ہی نہیں۔ جو صحف اولیٰ میں نبوت سے مراد ہے" اور پھر اپنی اس عبارت کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقۃ الوحی والی عبارت لکھ دی۔ گویا یہ ثابت کرنا چاہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی یہی مراد ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اس پیغامی کے نزدیک صحف اولیٰ سے مراد قرآن کریم۔ توراۃ۔ زبور۔ انجیل

اُٹھو ہمت کرو اس کو بچا لو ؛ کرو امداد اس کی اور دُعا لو!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الہامی کتابیں ہیں۔ اور ان میں نبوت کی جو حقیقت بیان کی گئی ہے۔ وہ بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حسب ذیل ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

(۱) "آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

(۲) "جبکہ وہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال کے درجہ تک پہنچ جائے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔"

(الوصیت صفحہ ۱۲)

(۳) "خدا کی یہ اصطلاح ہے۔ جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے۔ یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہوں۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵)

(۴) "عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنے والا۔ اور بغیر کثرت کے یہ معنی متحقق نہیں ہو سکتے۔" (مکتوب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

ان چاروں حوالوں سے ثابت ہوا۔ کہ "خدا کی اصطلاح" "حکم الٰہی" اور "نبیوں کا اتفاق" اسی امر پر ہے۔ کہ نبوت کثرت مکالمہ مخاطبہ کا نام ہے۔ اور عربی و عبرانی زبان میں بھی (جس میں قرآن کریم۔ تورات۔ زبور۔ انجیل ہیں) یہی معنی ہیں۔ اور یہ کثرت مکالمہ و مخاطبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل تھا۔ اور اسی کثرت کی وجہ سے آپ اپنے آپ کو نبی کہتے تھے اور محدث کہنے سے بعد میں انکار فرماتے رہے جیسا کہ فرماتے ہیں۔

(۱) "نبوت اور رسالت کا لفظ خدا تعالےٰ نے اپنی وحی میں میری نسبت صدہا مرتبہ استعمال کیا ہے۔ مگر اس لفظ سے صرف وہ مکالمات و مخاطبات الٰہیہ مراد ہیں۔ جو بکثرت ہیں اور غیب پر مشتمل ہیں۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵)

(۲) "اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبر پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو۔ کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

پس جیسا کہ مذکورہ بالا حوالجات سے ثابت ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت وہی نبوت ہے جو خدا کی اصطلاح۔ حکم الٰہی۔ نبیوں کے اتفاق اور عربی و عبرانی زبان میں ہے۔ یعنی کثرت مکالمہ و مخاطبہ جو غیب پر مشتمل ہو۔ تو اس صورت میں "ما ..... من النبوۃ ما یُعنیٰ فی الصحف الاولیٰ" والے فقرہ میں صحف اولیٰ سے مراد تورات۔ انجیل زبور اور قرآن کریم نہ ہوا بلکہ صحف اولیٰ سے مراد وہ کتابیں ہوئیں۔ جو اہل اسلام نے تالیف کیں۔ اور جن میں انہوں نے نبوت یا نبی کی وہ تعریف کی جو دراصل صحیح نہ تھی۔ اور جس کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ ذیل حوالے میں تصریح فرمائی ہے "چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ کہ اس جگہ بھی یہی معنی نہ سمجھ لیں۔" (الحکم جلد ۳ صفحہ ۲۹ ۱۸۹۹ء)

اور اسی امر کو میں نے اپنی کتاب "اظہار الحق" کے صفحہ ۷۸ سے ۸۳ تک بیان کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ میں نے اہل اسلام کی کتابوں سے نبی اور رسول کی تعریف درج کی۔ اور اس معنی سے ان لوگوں کا عقیدہ ثابت کیا۔ کہ وہ اس قسم کے رسولوں کی آمد کے انکاری ہیں۔ اور اس قسم کے نبیوں کی آمد کے ہم بھی قائل نہیں ہیں۔ لیکن حقیقت میں نبوت جس چیز کا نام ہے۔ وہ اور کچھ ہے وہ سب نبیوں میں یکساں ہے۔ اور وہ حضرت مسیح موعودؑ کو بھی حاصل ہے۔ اور تمام وہ حوالے جو پہلی کتابوں میں سے انقطاع نبوت پر ہمارے مخالفین کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ ہمارے خلاف نہیں پڑتے۔ کیونکہ ان میں نبوت اور رسالت کی جو تعریف کی گئی ہے۔ اس تعریف کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ نبوت نہیں ہے۔

پس پیغامی معترض کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت "ما یُعنیٰ من النبوۃ ما یُعنیٰ فی الصحف الاولیٰ" کے الفاظ "صحف اولیٰ" سے قرآن و تورات و انجیل و زبور مراد لینا قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ اگر صحف اولےٰ سے مراد پہلے نبیوں کی کتابیں ہوں۔ تو اس صورت میں حضرت مسیح موعودؑ کی کلام میں تناقض ثابت ہوگا۔ کہ ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی نبوت کو ویسی نبوت ظاہر کرتے ہیں۔ جو بحکم الٰہی نبوت ہے یا "خدا کی اصطلاح" میں نبوت ہے یا "جس نبوت پر نبیوں کا اتفاق" ہے یا وہ نبوت وہی نبوت ہے جو عربی و عبرانی

ثم الحمد للہ

اگر امداد آپ اس کی کریں گے ❊ مرادیں اپنی دامن میں بھریں گے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبان کی رو سے نبوت کہلاتی ہے۔ اور دوسری طرف آپ خود ہی اس امر کی نفی کرتے ہیں۔ کہ ہم وہ نبوت مراد نہیں لیتے جو صحف اولیٰ میں ہے۔ فتدبر ولا تکن من المنکرین (باقی دارد)

خاکسار۔ غلام احمد مجاہد)

عیسائی مشن

تحریف والحاق بائیبل پر سات نئی شہادتیں

منجملہ ان لازمی شرائط کے جو ایک واجب العمل الہامی کتاب میں پائی جانی ضروری ہیں۔ ایک سب سے اہم شرط اُس الٰہی کتاب کا انسانی دستبرد۔ جعل والحاق۔ تحریف وتبدل۔ تضاد وتخالف سے مبرا ہونا ہے۔ اور یہ ایک ایسا سنہری اصول ہے۔ جس سے کہ ہم ہر اُس کتاب کو جو کہ منجانب اللہ قرار دی جاتی ہے۔ بآسانی پرکھتے ہوئے یہ معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ کیا واقعی وہ الہامی کلام ہے۔ یا انسانی دست تصرف کا کرشمہ۔ پس اندریں حالت جو کتاب انسانی دستبرد کی تختہ مشق بنی ہو۔ اس کو کوئی ذی عقل مستند اور معتبر الٰہی کتاب ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ وہ کتاب بوجہ غیر محفوظ ہونے کے ساقط عن الاعتبار۔ ناقابل اتباع اور لائق تمسک نہیں رہتی۔ اور نہ پھر ہم تمیز کر سکتے ہیں۔ کہ کونسی آیت محفوظ اور کونسی انسانی دستبرد کا نتیجہ ہے۔ پس جب کہ ہم اس فیصلہ کن اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے بائیبل کی چھان بین کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کتاب میں بے شمار تحریف وتبدل ہو چکا ہے۔ اور وقتاً فوقتاً مختلف لوگوں نے بہت سی خود ساختہ اور من مانی آیات بڑھائیں اور گھٹائیں۔ لیکن یہ سلسلہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ اب تک بدستور جاری ہے۔ تاکہ قرآن مجید کی پیشگوئی یحرفون الکلم ہر زمانہ میں پوری اُترے۔ چنانچہ میں اپنے اس مدعا کی تائید میں اس وقت مشتے از خروارے چند نئی شہادتیں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ جن سے کہ دو اور دو چار کی طرح ثابت ہو جاوے گا۔ کہ وہ آیات جو کہ سالہا سال اور قرنہا قرن سے بائیبل میں موجود تھیں۔ اب یا تو ان کو تبدیل کر دیا گیا یا بالکل نکالدیا ہے۔

پہلی مثال } زبور ۷۳ مطبوعہ ۱۹۰۸ء میں مرقوم ہے "تو نے اُسے فرشتوں سے کچھ ہی کم کیا۔ اور اس پر جلال اور عزت کا تاج رکھا"..... الخ اس تمام پیشگوئی کو پولوس رسول عبرانیوں ۲ میں مسیح پر چسپاں کرتے ہوئے کہتا ہے..... کہ "البتہ ہم اس کو (یعنی یسوع) کو دیکھتے ہیں۔ جو فرشتوں سے کچھ ہی کم کیا گیا" اس عبارت کو پیش کرتے ہوئے مسلمان مناظرین ہمیشہ عیسائیوں کو سمجھایا کرتے ہیں۔ کہ یہ عجیب بات ہے۔ کہ خود خدا اور پھر فرشتوں سے کم۔ لیکن آخر جب کچھ بن نہ پڑی۔ تو انہوں نے اس لاینحل اعتراض کی مضبوطی کو تسلیم کرتے ہوئے زبور کی اس عبارت کو صراحتاً بدل دیا۔ چنانچہ ۱۹۳۳ء کی بائیبل دیکھ کر میری حیرت کی کچھ حد نہ رہی۔ جب کہ میں نے دیکھا۔ کہ "فرشتوں" کی جگہ "خدا سے کچھ ہی کم نکلا" کر دیا گیا ہے۔ زبور ۸ مطبوعہ ۱۹۳۳ء (تاکہ یسوع کے اس قول کی تصدیق ہو۔ کہ "باپ مجھ سے بڑا ہے"۔ یوحنا) اور جمع کو مفرد میں تبدیل کرتے ہوئے اپنی تحریف کا صراحتاً ثبوت دیا۔ "کچھ تو لوگ خدا سے شرماؤ"

گو عیسائیوں نے اپنی طرف سے اہل اسلام کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی پوری کوشش کی۔ لیکن وہ کس طرح کامیاب ہو سکتے تھے۔ جب کہ مسلمانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے

ولا تزال تطلع علیٰ خائنۃ منہم

کہ اہل کتاب کی خیانت سے خدا تعالیٰ انہیں ہمیشہ اطلاع دیتا رہے گا۔

نوٹ۔ شکر کا مقام ہے۔ کہ ابھی عبرانیوں ۲ میں "فرشتوں" کا لفظ موجود ہے لیکن ۱۹۰۸ء کے بعد جتنی بائیبلیں چھپی ہیں۔ ان میں زبور کا حوالہ بدلا دیا ہے۔

مثال دوم } متی ۲۳ مطبوعہ ۱۸۷۰ء (پرانی انجیل کے الفاظ) "اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ تم بیواؤں کے گھر نگل جاتے ہو۔ اور بکثرت لمبی چوڑی نمازیں پڑھتے ہو" لیکن اس وقت میرے پاس ۱۹۰۸ء ۱۹۳۳ء ۱۹۳۵ء کی بائیبل موجود ہے۔ جس میں سے یہ تمام کی تمام عبارت غائب ہے۔ اور پھر طرفہ یہ کہ ۱۳ آیت کے آگے ۱۵ آیت کا نمبر ڈال دیا گیا ہے۔

مثال سوم } لوقا ۹ مطبوعہ ۱۸۷۰ء ۵۵-۵۶ "تب اس نے پھر کے انہیں جھڑکا یا۔ اور کہا کہ تم نہیں جانتے کہ تم کیسی روح سے ہو۔ کیونکہ ابن آدم لوگوں کی جان برباد کرنے نہیں بلکہ بچانے آیا ہے۔ تدوے دوسری بستی کو چلے" اب برخلاف اس کے انجیل لوقا مطبوعہ ۱۹۳۳ء میں صرف اتنی عبارت ہے۔ "مگر اس نے پھر کے انہیں جھڑکا پھر وہ کسی اور گاؤں میں چلے گئے" گویا ۱۹۳۳ء کی انجیل

---

۱۰ و ۱۱ اپریل کو جب آپ آئیں ۔ تو چندہ سال بھر کا ساتھ لائیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ۲۳ الفاظ کی عبارت کم کر دی گئی ہے۔ جو کہ صریحاً نصاریٰ کی خیانت پر دال ہے۔

مثال چہارم متی ۲۵/۱۳ "اس لئے جاگتے رہو۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کون سے دن یا کونسی گھڑی ابن آدم آجائیگا"۔

(انجیل مطبوعہ ۱۸۷۰ء)

متی ۲۵/۱۳ "پس جاگتے رہو۔ کیونکہ تم نہ اس دن کو جانتے ہو۔ نہ اس گھڑی کو"۔

(انجیل مطبوعہ ۱۹۳۳ء)

اس پر کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں۔ دونوں اناجیل کا اختلاف ظاہر و باہر ہے۔

مثال پنجم رومیوں ۹/۴ "وے اسرائیلی ہیں۔ اور فرزندی اور جلال اور عہد میں اور شریعت اور عبادت کی رسمیں اور وعدے ان ہی کے ہیں۔ اور باپ دادے انہیں میں کے ہیں"۔ (انجیل مطبوعہ ۱۸۷۰ء)

رومیوں ۹/۴ "وہ اسرائیلی ہیں۔ اور لے پالک ہونے کا حق اور جلال اور عہود اور شریعت اور عبادت اور وعدے انہیں کے ہیں۔ اور قوم کے بزرگ انہیں کے ہوئے"۔

(انجیل مطبوعہ ۱۹۳۳ء)

رومیوں کی نئی اور پرانی عبارت میں شدید اختلاف ہے۔ جو کہ مسیحی دینداروں کی کارستانی کا نتیجہ ہے۔

مثال ہشتم متی باب ۱۱ آیت ۱۹ "پر حکمت اپنے فرزندوں کے آگے راست ٹھہری"۔ ۱۸۷۰ء

"مگر حکمت اپنے کاموں سے راست ثابت ہوئی"۔ ۱۹۳۳ء)

ظاہر ہے۔ کہ نئے نسخے میں فرزندوں کا لفظ اڑا کر "کاموں" کر دیا گیا ہے

مثال ہفتم "اب میں آپ کے سامنے دو ایسی مثالیں پیش کرتا ہوں جن کے متعلق خود مسیحی اصحاب معترف ہیں۔ کہ یہ پرانے نسخوں میں موجود نہیں ہیں۔ بلکہ کسی مسیحی دیندار کی چالاکی کا نتیجہ ہے۔ سبحان اللہ کیا خوب دشمن خود اقبال جرم کرتا ہے۔ کہ میں نے قصور کیا۔ اب سنیئے اقبالی ڈگری ہوتی ہے۔ (۱) مرقس ۱۶/۱۹-۲۰ میں لکھا ہے "پس خداوند یسوع ان سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور خدا کی دہنی طرف بیٹھ گیا۔ پھر انہوں نے نکل کر ہر جگہ منادی کی اور خداوند ان کے ساتھ کام کرتا رہا۔ اور کلام اوان معجزوں کے وسیلے سے جو ساتھ ساتھ ہوتے تھے۔ ثابت کرتا رہا"۔ اس عبارت کے نیچے حاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ آیات ۱۹ و ۲۰ کی بجائے یہ عبارت پائی جاتی ہے "اور" جو انہیں فرمایا گیا تھا۔ وہ سب انہوں نے پطرس کے ساتھیوں کو مختصر طور پر سنا دیا۔ اور اس کے بعد خود یسوع نے بھی ان کی معرفت مشرق سے مغرب تک ہمیشہ کی لازوال منادی پھیلائی"۔ پس اس حاشیہ سے اظہر من الشمس ہے کہ مرقس ۱۶/۱۹-۲۰ محرف و مبتدل ہے۔ اور اس کی جگہ متذکرہ بالا حاشیہ والی عبارت پائی جاتی ہے اب لا محالہ ماننا پڑے گا۔ کہ مرقس باب ۱۶/۱۹-۲۰ کی آیات جو کہ سالہا سال اور قرنہا قرن سے بائبل میں موجود چلی آتی ہیں۔ کسی مسیحی دیندار کے دست تصرف کا کرشمہ ہے۔ نہ کہ حقیقتاً مرقس حواری کے الفاظ۔

(ب) بعینہٖ اسی طرح یوحنا ۷/۵۳-۸/۱۱ کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ ساتویں باب کی ۵۳ آیت سے لے کر آٹھویں باب کی گیارہویں آیت تک کی عبارت "اکثر پرانے قلمی نسخوں میں اس موقع پر نہیں پائی جاتی" (بخوف طوالت ان بارہ آیات کو جن کا کہ مذکورہ حاشیہ میں ذکر ہے۔ کہ وہ پرانے نسخوں میں ندارد ہیں۔ درج کرنا چھوڑا جاتا ہے")

لو صاحب قصہ پاک ہوا۔ شکر ہے کہ صدیوں کا جعل اس زمانہ میں کھل ہی گیا۔ اور مسیحی علماء نے خود اقرار کر لیا۔ کہ یوحنا کے باب ۷-۸ میں سے ۱۲ آیات پرانے نسخوں میں نہیں پائی جاتیں۔ بلکہ یہ ہمارے ہی دماغ کا افترا تھا۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

پس جب کہ دلائل متظاہرہ اور براہین بینہ سے یہ امر علی وجہ الاتم بپایہ ثبوت پہنچ چکا۔ کہ بائبل محرف و مبتدل۔ جعل و الحاق سے پُر ہے۔ تو پھر عیسائی حضرات کو ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ غیر معتبر کتب کو الوہیت مسیح۔ تثلیث اور کفارہ وغیرہ ثابت کرنے کے لئے ہمارے سامنے رکھیں:

(عبدالقادر احمدی از لائل پور)

فاروق کی اپیل کا نتیجہ

(۲)

فاروق مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء میں "فاروق کی اپیل پر احباب کی توجہ" کے عنوان سے میں ان احباب کا شکریہ کے ساتھ ذکر کر چکا ہوں جنہوں نے فاروق کی اپیل پر توجہ فرمائی تھی۔ اس کے بعد آج ایک ماہ گذر رہا ہے۔ اس عرصہ ایک ماہ کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔

(۱) مکرمی ملک عزیز احمد صاحب نے بجائے چار روپیہ کے پانچ روپیہ سالانہ کا وعدہ فرمایا اور ایک خریدار دیا۔ (۲) مکرمی ڈاکٹر محمد صدیق صاحب سنوری نے پانچ روپیہ سالانہ اپنا اور ایک خریدار جدید کا چندہ اپنی جیب سے مزید عطا فرمانے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ جدید خریدار کا چندہ وصول ہو گیا ہے۔ (۳) مکرمی مہر عاشق محمد صاحب گرداور نے بجائے چار روپیہ کے پانچ روپیہ سالانہ موقت بیت المال ارسال فرمائے۔ (۴) مکرمی میاں محمد یوسف صاحب آف مزنگ نے بجائے چار روپیہ کے پانچ روپیہ سالانہ عطاء فرمائے۔ (۵) مکرمی سید

علاوہ اس کے دینا اک خریدار ۔ تو پھر اترے گا سر سے آپ کے بار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد حسین صاحب قانون گو نے ایک خریدار دیا جس کا چندہ ہے۔ غلطی سے بجائے چار روپیہ کے ارسال فرمایا۔ (۶) مکرمی مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے خریداری منظور فرما کر پانچ روپیہ سالانہ کا وعدہ فرمایا۔ (۷) مکرمی سید اقبال حسین صاحب ہیڈ ماسٹر نور محل نے ایک خریدار میاں محمد عالم صاحب سب انسپکٹر پولیس بنائے جنہوں نے پانچ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائے۔ (۸) مکرمی منشی حسین بخش صاحب پٹواری نے ایک خریدار دیا۔ (۹) دس دوستوں نے براہ راست فاروق کی اپیل پر جدید خریداری منظور فرمائی۔ (۱۰) مکرمی خان بہادر چوہدری نعمت خانصاحب سشن جج کی نیک اختر دختران عزیزہ خورشید بیگم صاحبہ و ندیر بیگم صاحبہ سلمہا نے مبلغ آٹھ روپیہ بھیج کر لکھا ہے۔ کہ غریب احمدیوں کے نام ان کی طرف سے فاروق جاری کیا جائے۔ (۱۱) مکرمی میاں محمد دین احمد صاحب ٹیلر ماسٹر رانچی نے دس روپیہ فاروق میں عطاء فرمائے۔ کہ ان کی طرف سے فاروق کے پرچے مستحقین کے نام جاری کر دیں۔ ایک خریدار کا نام میاں صاحب موصوف نے خود لکھا ہے۔ جن کے نام پرچہ جاری کر دیا ہے۔ باقی کے لئے دوسری جگہ میں نے اعلان کیا ہے۔ اور ایک روپیہ کی کتابیں بھی فاروق بک ایجنسی سے علاوہ ازیں خریدیں۔

میں ان تمام بزرگان اور احباب اور ہر دو عزیزہ کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ خود ان کو اس امداد کا اجر عطا فرماوے۔ اور ان کو دینی دنیاوی برکات سے مالا مال کر دے جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

اس وقت تک فاروق کی خریداری میں اتنا اضافہ ہوا ہے۔ کہ ۳۴۰ خریدار ہو گئے ہیں۔ اور میری اپیل ایک ہزار خریدار کیواسطے ہے۔ جس کا پورا کرنا قادر توانا خداوند کریم کے دست قدرت میں ہے۔ کہ وہ احباب سلسلہ کے دل میں فاروق کی اپیل کی قبولیت ڈالدے۔ اور وہ سلسلہ کی اس ضرورت کو کہ احمدیہ پریس کو مضبوط کیا جائے محسوس کر کے ہمت اور استقلال سے کام لیں تو یقیناً فاروق کے ایک ہزار خریدار تھوڑے عرصہ میں ہو سکتے ہیں۔

احباب دکن و سندھ بیرون ہند

کی طرف سے ابھی تک فاروق کی اپیل پر کوئی توجہ نہیں ہوئی۔ امید ہے کہ وہ تمام سابقہ خریداران فاروق جن کی طرف سے باوجود بار بار کی یاد دہانی کے کوئی جواب باصواب فاروق کی اپیل کا نہیں آیا۔ جلد متوجہ ہو کر اپنی حیثیت اور شان کے مطابق فاروق کی امداد سے دریغ نہ فرمائیں گے۔ اور ہر ایک دوست جس نے کوئی توجہ نہیں کی۔ کم از کم ایک ایک خریدار عطا فرما کر فاروق کی ہمدردی کا ثبوت دیں گے۔ اور خصوصاً احباب دکن بیرون ہند بھی اس صدائے فاروق کو سنیں گے۔

مجلس مشاورت پر آنیوالے دوست

۱۰ اپریل بروز جمعہ سے مجلس مشاورت کا انعقاد ہوگا۔ اس موقعہ پر تمام احمدیہ جماعتوں کے نمائندے شامل ہوں گے۔ اس لئے میں تمام احمدیہ انجمنوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ کم از کم اپنی اپنی انجمنوں کی طرف سے ایک ایک پرچہ فاروق کا جاری کرانے کی اپنے نمائندوں کو اجازت دیدیں۔ اور اس کو بھی سلسلہ کے کاموں میں سے ایک ضروری کام خیال فرما کر جس سے کہ دائرہ تبلیغ سلسلہ وسیع ہوتا ہے۔ اپنے فرائض میں سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور توفیق دے۔ آمین۔

نو اخبار ایک سال کیلئے

نصف قیمت میں

عزیزہ خورشید بیگم و ندیر بیگم صاحبہ سلمہا اللہ نے جو آٹھ روپیہ اور مکرمی ڈاکٹر محمد صدیق صاحب سنوری نے چار روپیہ اور میاں محمد دین صاحب آف رانچی نے چھ روپیہ اس غرض کیلئے ارسال فرمائے ہیں۔ کہ ان کی طرف سے کسی مستحق غریب احمدی بھائی کے نام فاروق جاری کر دیا جائے۔ اس لئے میں نو ۹ ایسے دوستوں کے نام ایک ایک سال کے لئے فاروق جاری کرنا چاہتا ہوں۔ جو صرف دو دو روپیہ نصف چندہ فاروق کا بذریعہ منی آرڈر یا باجازت وی پی ادا کریں اور نصف چندہ اس مندرجہ بالا عطیہ میں سے محسوب کر لیا جاویگا۔ پس بہت جلد ایسے مستحق احمدی بھائی اپنی اپنی درخواست خریداری معہ دو روپیہ نصف چندہ کے مینیجر اخبار فاروق قادیان کے نام ارسال کر دیں تاکہ انکے نام ایک ایک سال کیلئے فاروق جاری کر دیا جائے۔ اور معطی صاحبان کیلئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انکو بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی دلی مرادیں بر لائے۔ آمین

پہلا روزہ تیس ۳۰ مارچ بروز سوموار رکھا جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ۲۰ مارچ اپنے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان فرمایا کہ جیسا کہ گذشتہ سال جماعت کے افراد نے سات روزے رکھے تھے اور سلسلہ احمدیہ کی مشکلات کے ازالہ کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کی تھیں اسیطرح امسال سات ہفتوں تک ہر سوموار کو روزہ رکھا جائے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کی جائیں کہ وہ ہمیں سچا تقویٰ اور طہارت نصیب کرے۔ اپنی نصرت کے سامان عطا کرے اور ان لوگوں کے جو آجکل ہمارے خلاف کھڑے ہیں۔ ہاتھ بند کر کے اسلام اور احمدیت کو ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ چونکہ اس اعلان کے مطابق پہلا پیر تیس مارچ کو ہوگا۔ اس لئے ۳۰ مارچ ہر احمدی مرد و عورت کو چاہیئے کہ وہ روزہ رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی سے دعائیں کرے۔ حضور پر نور نے یہ بھی فرمایا ہے ص

ص کہ یہ روزے اگرچہ نفلی ہیں اور سفر میں بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی معذور یا بیمار سوموار کو روزہ نہ رکھ سکے۔ تو وہ جمعرات کو روزہ رکھ لے۔ امید ہے کہ تمام احمدی آنیوالے پیر